5

4918CH05

قدرتی نباتات اور جنگلاتی جاندار

کیا آپ نے کھیتوں، پارکوں یا اپنے اسکول کے اندر اور آس پاس مختلف قسم کے درختوں، جھاڑیوں، طرح طرح کی گھاس اور چڑیوں کو غور سے دیکھا ہے؟ کیا یہ سب ایک جیسے ہوتے ہیں یا الگ الگ قسم کے؟ ہندوستان چوں کہ ایک بڑا ملک ہے اس لئے آپ تصور کر سکتے ہیں کہ پورے ملک میں زندہ رہنے والی چیزوں کی کتنی انواع واقسام پائی جاتی ہوں گی۔

ہمارا ملک ہندوستان دنیا کے بارہ سب سے بڑے ممالک میں سے ایک ہے جہاں نباتات اور جمادات کی مختلف قسمیں پائی جاتی ہیں۔ یہاں 47 ہزار قسم کے پودے اور درخت ہیں اور اس معاملے میں ہمارے ملک کا دنیا میں دسواں اور ایشیا میں چوتھا مقام ہے۔ ہندوستان میں پندرہ ہزار قسم کے پھول دار درخت ہیں جو پوری دنیا کے ایسے درختوں کا چھ فی صد ہے ملک میں بہت سے پھول نہ دینے والے پودے بھی پائے جاتے ہیں جیسے فرن (FERN)۔ ہمارے یہاں تقریباً (90,000) ہزار قسم کے جانور ہیں اور بہت سی قسم کی مچھلیاں اس ملک کے تازہ اور کھارے پانی میں موجود ہیں۔

قدرتی نباتات سے مراد ایسے پیڑ پودے ہیں جو انسانی مدد کے بغیر خود بخود اُگے ہیں۔ انھیں ہم خودرو کہتے ہیں۔ عرصۂ دراز سے انسان نے ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کی ہے۔ اس کے لیے کوری نباتات کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ کاشت کیے ہوئے پھل، باغات اور پھول نباتات کا حصہ تو ضرور ہیں لیکن انھیں قدرتی نباتات نہیں کہا جا سکتا۔

فلورا یا نباتات کی اصطلاح کسی ایک خطے یا دور کے لیے استعمال ہوتی ہے اور جمادات (FAUNA) سے مراد جانوروں کی اقسام سے ہے۔ جنگلی پیڑ پودوں اور جانوروں میں یہ تنوع درج ذیل وجوہات سے ہے۔

ریلیف (RELIEF)

زمین

زمین قدرتی نباتات پر بلا واسطہ یا بالواسطہ طور پر اثر انداز ہوتی ہے۔ کیا آپ یہ توقع کرتے ہیں کہ پہاڑی علاقوں، پٹھار کے علاقوں اور میدانوں یا خشک اور تر علاقوں کی نباتات ایک جیسی ہوگی؟ زمین کی وضع اور قسم نباتات کی قسموں پر اثر ڈالتی ہے۔ زمین کا زرخیز حصہ عام طور پر کھیتی باڑی کے لیے مخصوص ہوتا ہے۔ اوبڑ کھابڑ اور سخت قسم کی زمین میں گھاس کے میدان اور بن استھان (WOODLAND) پنپتے ہیں اور یہ مختلف قسم کے جانوروں کے لیے پناہ گاہ کا کام کرتے ہیں۔

مٹّی

ہر جگہ کی مٹی الگ قسم کی ہوتی ہے۔ مختلف قسم کی مٹی مختلف طرح کی نباتات کے لیے موزوں ہوتی ہے۔ ریگستان کی ریتیلی مٹی میں کیکر، ببول اور کانٹے دار جھاڑیاں خوب پنپتی ہیں جب کہ گیلی اور دریائی دہانوں یا ڈیلٹا کی دلدلی مٹی چمرنگ یا مینگروو اور ایسی ہی دیگر نباتات کے لیے مددگار ہوتی ہے۔ ایسی پہاڑی

© NCERT not to be republished

ڈھلان پر جہاں کچھ گہری مٹی ہو نوک دار درخت اگتے ہیں۔

آب وہوا

درجۂ حرارت

نباتات کی خصوصیات اور وسعت یعنی پھیلاؤ کا انحصار درجۂ حرارت کے ساتھ ساتھ ہوا کی نمی، بارش اور مٹی پر ہوتا ہے۔ جزیرہ نما کی 915 میٹر سے زیادہ اونچی پہاڑیوں کے ڈھلانوں پر درجۂ حرارت میں کمی ان علاقوں کی نباتات کی قسموں اور نمو پر اثر انداز ہوتی ہے اور اسے گرم سیر معتدل سے نیم گرم اور آلپی (ALPINE) نباتات میں تبدیل کر دیتی ہے۔

بارش

ہندوستان میں تقریباً ساری بارش آگے بڑھتے جنوب مغربی مانسون (جون سے ستمبر تک) اور واپس ہوتے ہوئے شمال مشرقی مانسون لاتے ہیں۔ کم بارش کے علاقوں کے مقابلے میں بھاری بارش والے علاقوں میں نباتات زیادہ گھنی ہوتی ہے۔

معلوم کیجیے: مغربی گھاٹ کے مغربی ڈھلانوں پر گھنے جنگلات کیوں ہیں اور مشرقی ڈھلانوں پر کیوں نہیں؟

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ انسان کے لیے جنگلات کی اتنی اہمیت

ٹیبل نمبر 5.1: نباتاتی خطوں میں درجۂ حرارت کی خصوصیات

نباتاتی منطقہ (زون)	سالانہ اوسط درجہ حرارت (C^0 ڈگری میں)	اوسط درجۂ حرارت (جنوری میں C^0)	کیفیت
ٹراپیکی یا گرم سیر	$24C^0$ سے اوپر	$18C^0$ سے زیادہ	پالا نہیں
نیم ٹراپیکی یا نیم گرم سیر	$17C^0$ سے $24C^0$ تک	$10C^0$ سے $18C^0$ تک	پالا شاذونادر
معتدل	$7C^0$ سے $17C^0$ تک	$-1C^0$ سے $(-10C^0)$ تک	پالا اور کچھ برف باری
آلپی یا کوہستان	$7C^0$ سے نیچے	$-1C^0$ سے نیچے	برف باری

آخذ: ہندوستان کا ماحولیاتی اٹلس جون 2001 مرکزی کثافتی کنٹرول بورڈ دہلی۔

© NCERT not to be republished

سورج کی روشنی

مختلف جگہوں کی روشنی میں تغیر عرض البلد، سطح سمندر سے بلندی، موسموں اور دن کی مدت میں فرق کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سورج کی روشنی میں زیادہ دیر رہنے کی بناء پر گرمیوں میں درخت زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھتے ہیں۔

معلوم کیجیے: ہمالیہ کی جنوبی ڈھلانوں کے علاقے اس کی شمالی ڈھلانوں کی بہ نسبت گھنی ہریالی سے کیوں ڈھکے رہتے ہیں؟

کیوں ہے؟ دراصل جنگلات ایسے وسائل ہیں جن کو بار بار حاصل کیا جا سکتا ہے یا یوں کہا جائے کہ یہ قابل تجدید ہوتے ہیں اور ماحول کی عمدگی بڑھانے میں ان کا اہم کردار ہے۔ یہ کسی مقام کی آب وہوا کو معتدل بنانے کا کام کرتے ہیں، مٹی کے کٹاؤ کو روکتے ہیں، ندیوں کے بہاؤ کو درست رکھتے ہیں، متعدد صنعتوں کے لیے مددگار ہوتے ہیں، بہت سے افراد کو روزگار فراہم کرتے ہیں اور ہماری سیر وتفریح کے لیے حسین مناظر پیش کرتے ہیں۔ یہ درجۂ حرارت کے زور اور شدت کو قابو میں رکھتے ہیں اور بارش لانے کا سبب

بھی بنتے ہیں۔ان کی وجہ سے مٹی میں نمی پیدا ہوتی ہے اوران سب کے علاوہ یہ جنگلی جانوروں کے لیے سر چھپانے کا ذریعہ بنتے ہیں ۔ ہندوستان کی نباتات میں مختلف وجوہات کی بنا پر بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں۔مثلاً کاشت کے لیے زمین کی بڑھتی ہوئی طلب،صنعتوں اورکان کنی کی ترقی،شہرکاری یا نئے نئے شہروں کی تعمیراور چراگاہوں میں حد سے زیادہ چرائی۔

سرگرمی

اپنے اسکول یا محلے میں ون مہوتسو(درخت لگانے کا تہوار) منائیے۔ اور کچھ پودے لگائیے۔اوران کی نمو یاان کے بڑھنے کوغور سے دیکھیے۔

ہندوستان کے بہت سے علاقوں میں نباتاتی غلاف اب صحیح معنوں میں قدرتی نہیں رہ گیا ہے۔ ہمالیہ کے کچھ ناقابل رسائی علاقوں وسطی ہندوستان کے پہاڑوں اور مارُستھلی کو چھوڑ کرزیادہ تر علاقوں میں نباتات کی جگہ کچھ اور چیزیں بنا کر اسے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یا انسانوں کے قبضے نے اس کی جگہ لے لی ہے جس نے نباتاتی نظام کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔

سرگرمی

بارگراف(شکل 5.1) کا مطالعہ کیجیے اورمندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:

(i) اس ریاست کا نام بتائیے جہاں سب سے زیادہ جنگلات ہیں؟

(ii) مرکزی حکومت کے زیرانتظام علاقوں میں سے کس میں سب سے کم جنگلات ہیں؟اور کیوں؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

انڈیا اسٹیٹ آف فاریسٹ کی رپورٹ کے مطابق 2011 میں ہندوستان کا 21.05 فیصد علاقہ جنگلات سے ڈھکا ہوا تھا۔

نباتات کی قسمیں

ہمارے ملک میں نباتات کی درج ذیل بڑی بڑی قسمیں ہیں (شکل 5.3)

(i) منطقۂ حارہ یا گرم خطے کے سدا بہار جنگلات

(ii) منطقۂ حارہ کے موسمی پت جھڑ جنگلات

(iii) منطقۂ حارہ کے خاردار جنگلات اور جھاڑیاں وگھاس پھوس

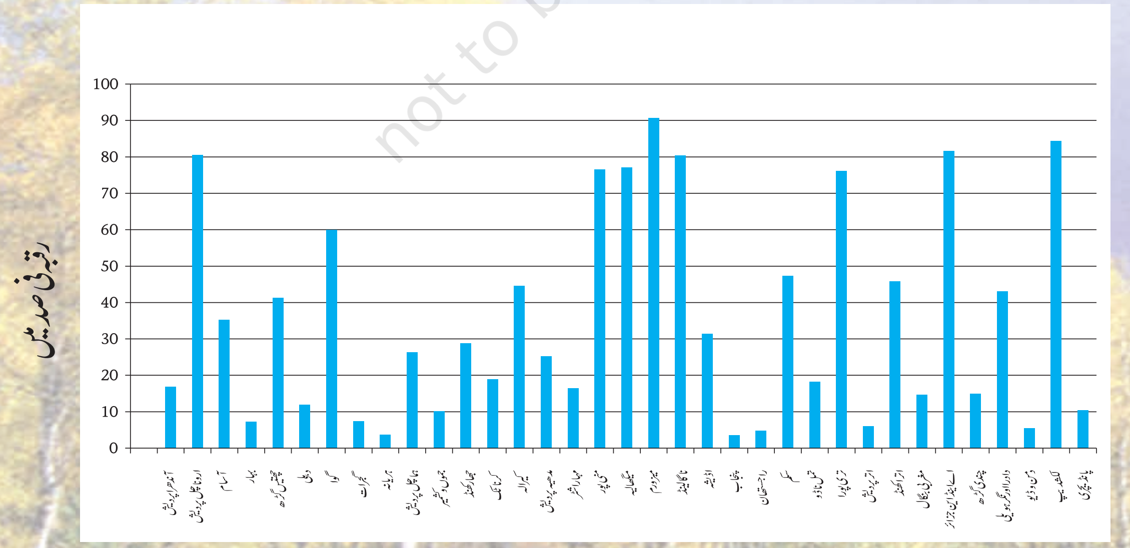

شکل 5.1: جنگلوں سے ڈھکے ہوئے علاقے کا بارڈائی گرام

ماخذ: انڈیا اسٹیٹ آف فاریسٹ رپورٹ۔ 14-2013

2019-20

(iv) چمرنگ یا منیگر و جنگلات

(v) کوہستانی یا پہاڑی جنگلات

گرم خطے کے سدا بہار جنگلات

مغربی گھاٹ اور لکش دیپ کے جزیروں ، انڈمان اور نکوبار، آسام کے یہ جنگلات کے کچھ حصوں اور تمل ناڈو کے ساحل کے بھاری بارش والے علاقوں تک محدود ہیں۔جنگل ان جگہوں پر ہیں جہاں 200 سینٹی میٹر سالانہ سے زیادہ بارش ہوتی ہے اور خشک موسم مختصر ہوتا ہے۔ ان علاقوں میں درخت 60 میٹر تک اونچے ہوتے ہیں بلکہ کبھی کبھی تو اس سے بھی زیادہ قد آور ہوتے ہیں۔ یہ خطہ کیوں کہ پورے برس گرم اور تر رہتا ہے اس لیے یہاں ہر قسم کی نباتات وسیع اور بھر پور پیمانے پر پائی جاتی ہے۔اس میں درخت، جھاڑیا اور بیلیں شامل ہیں جو اسے بہت سی پرتوں والا ڈھانچہ بنا دیتی ہیں۔ یہاں خزاں کا کوئی قطعی موسم نہیں ہوتا۔ایک طرح یہ جنگلات سال بھر ہرے بھرے نظر آتے ہیں۔

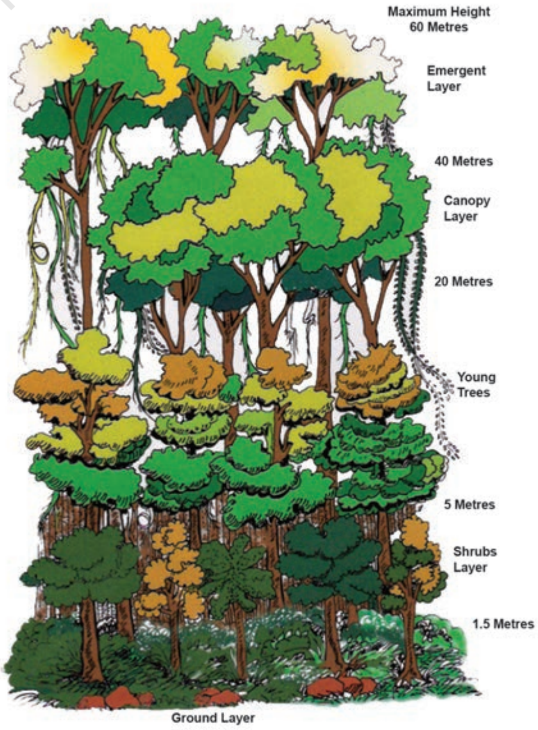

شکل 5.2: گرم خطے کے سدا بہار جنگلات

تجارتی اہمیت کے ان جنگلات میں آبنوس (سیاہ لکڑی)، مہوگنی (ایک سرخی مائل لکڑی) روز روڈ (گلاب کی خوشبو والی لکڑی) ربر اور سنکونا کے درخت پائے جاتے ہیں۔

ان جنگلات میں عام طور پر پائے جانے والے جانوروں میں ہاتھی ، بندر، لیمور، اور ہرن خاص جانور ہیں۔ایک سینگ والا گینڈا آسام اور مغربی بنگال کے جنگلوں میں پایا جاتا ہے۔ان جانوروں کے علاوہ مختلف قسم کی چڑیاں، چمگادڑ، سلاتھ، بچھو، وغیرہ بھی ان جنگلات میں ہوتے ہیں۔

ٹراپکی پت جھاڑ جنگلات

یہ ہندوستان کے سب سے زیادہ علاقوں میں پھیلے ہوئے جنگلات ہیں۔انھیں مانسونی جنگل بھی کہا جاتا ہے اور یہ ان خطوں میں ہوتے ہیں جہاں سال میں 200 اور 70 سینٹی میٹر کے درمیان بارش ہوتی ہے۔ ان درختوں کے پتے خشک موسم میں چھ سے آٹھ ہفتے تک جھڑے رہتے ہیں ۔ پانی کی فراہمی کی بنیاد پر ان درختوں کو نم اور خشک میں بانٹا گیا ہے۔اول الذکر یعنی نیم پت جھاڑ اوران علاقوں میں ہوتے ہیں جہاں 200 سے 100 سینٹی میٹر بارش ہوتی ہے۔ اسی لیے یہ درخت زیادہ تر ملک کے مشرقی حصے میں پائے جاتے ہیں۔جس میں ہمالیہ کے نچلے حصوں کے ساتھ ساتھ شمالی مشرقی ریاستیں یعنی جھارکھنڈ، مغربی اڈیشہ اور چھتیس گڑھ نیز مغربی گھاٹ کے مشرقی ڈھلان شامل ہیں۔ ان جنگلات کا سب سے زیادہ پایا جاتا والا درخت ساگوان

شکل 5.4: ٹراپیکی پت جھاڑ جنگلات

© NCERT not to be republished

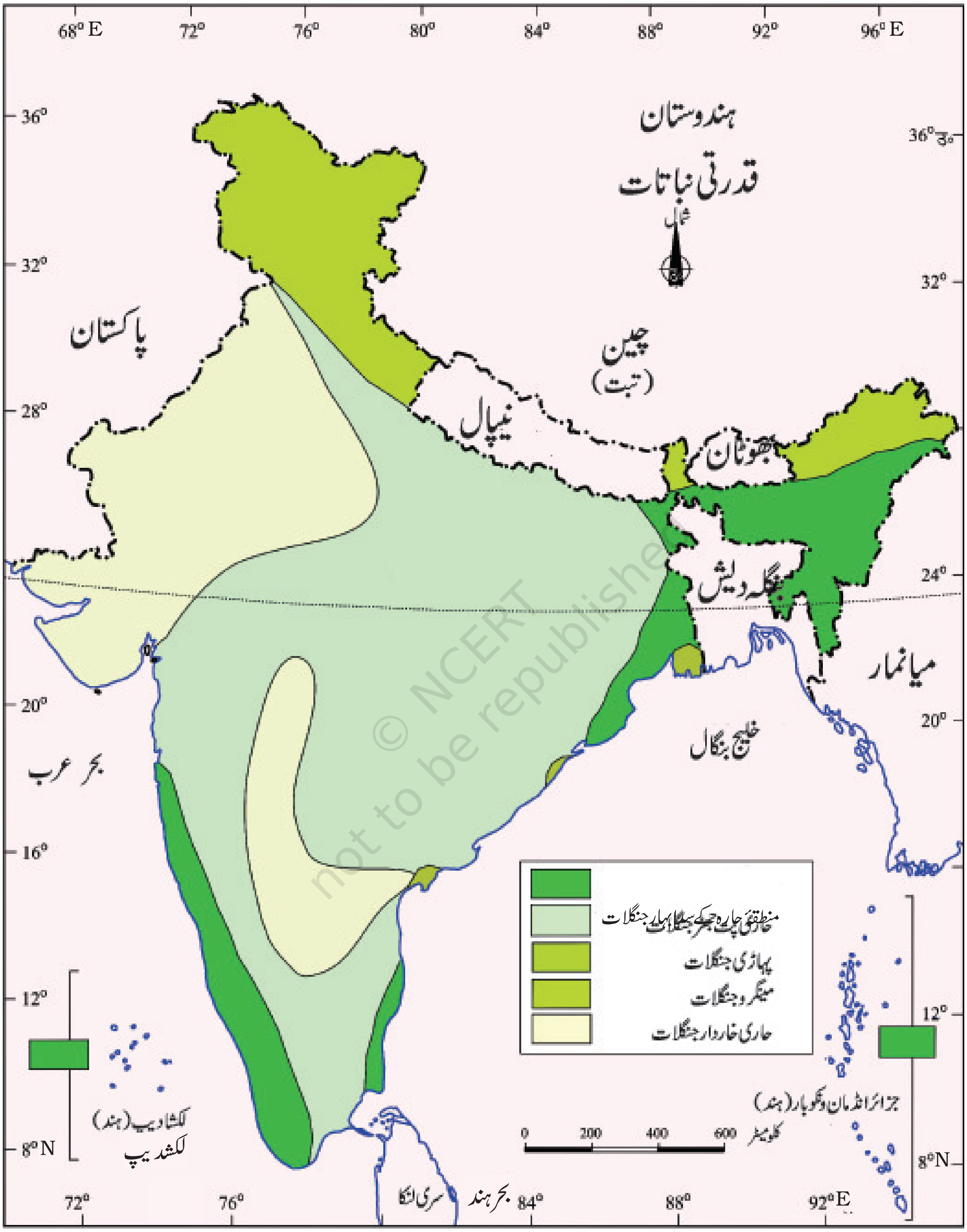

شکل 5.3 قدرتی نباتات

جنگلات کے لیے اس نقشے کا مطالعہ کیجیے اور وجوہات معلوم کرنے کی کوشش کیجیے کچھ ریاستوں میں دوسرے کے مقابلہ زیادہ جنگلات کیوں ہیں؟

ہے۔ بانس، سال، شیشم، صندل کی لکڑی، کیر، کسم ، ارجن، شہتوت یہاں پائے جانے والے تجارتی اہمیت کے درختوں کی دیگر قسمیں ہیں۔ ایسے جنگلات جزیرہ نما کے علاقوں بہار اور اتر پردیش کے قدرے زیادہ بارش والے علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں وسیع اور کھلی اراضی پٹیاں ہیں جن میں ساگوان، سال، پیپل اور نیم اگتے ہیں۔ اس خطے کا بڑا حصہ کاشت کے لیے صاف کردیا گیا ہے۔ اور کچھ حصے چراگاہوں کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔

ان جنگلوں میں عام طور پر پائے جانے والے جانوروں میں شیر ببر، شیر، سور، ہرن اور ہاتھی شامل ہیں۔ پرندوں کی بہت سی اقسام، گرگٹ، سانپ اور کچھوے بھی یہاں پائے جاتے ہیں۔

خاردار جنگل اور گھاس پھوس

70 سینٹی میٹر کم بارش والے خطوں کی قدرتی نباتات کانٹے دار جھاڑیوں اور درختوں پر مشتمل ہے۔ اس طرح کی نباتات ملک کے شمال مغربی حصوں میں پائی جاتی ہے، جن میں گجرات، راجستھان، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، اتر پردیش اور ہریان ہ کے نیم بنجر علاقے شامل ہیں۔ کیکر، تاڑ اور کھجور، اور ناگ پھنی یا کیکٹس یہاں کے خاص پودے اور درت ہیں۔ یہاں کے درخت پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کی جڑیں لمبی ہوتی ہیں جو مٹی میں بہت گہرائی تک

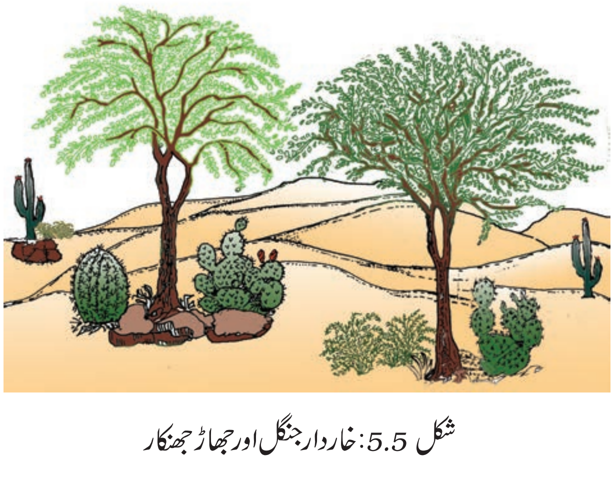

شکل 5.5: خاردار جنگل اور جھاڑ جھنکار

گھری ہوتی ہیں تاکہ نمی پھیلی حاصل کرسکیں۔ ان درختوں کے تنے رسیلے ہوتے ہیں اور اس وجہ سے یہ اپنے اندر پانی کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ ان کے پتے چھوٹے اور موٹے ہوتے ہیں جن کی بدولت تبخیر یعنی پانی کا اڑ جانا کم ہوجاتا ہے۔ بنجر اور خشک علاقوں میں ان جنگلات کی جگہ کانٹے دار درختوں کے جنگل اور گھاس پھوس لے لیتے ہیں۔

ان جنگلات میں عام طور پر پائے جانے والے جانوروں میں چوہے، چوہیاں، خرگوش، لومڑی، شیر، ببر شیر، جنگلی گدھے، گھوڑے اور اونٹ شامل ہیں۔

پہاڑی جنگلات

پہاڑی علاقوں میں بڑھتی بلندی کے ساتھ درجۂ حرارت میں کمی کی وجہ سے قدرتی نباتات میں بھی اسی کے مطابق تبدیلی آجاتی ہے۔ اس طرح یکے بعد دیگرے قدرتی نباتات کی لمبی لمبی پٹیاں ہیں اور ایسی ترتیب میں ہیں جیسی کہ ہم گرم خطوں سے ٹھنڈے خطوں کی جانب دیکھتے ہیں۔ تر معتدل کی وضع کے جنگلات 1000 اور 2000 میٹر کی بلندی پر پائے جاتے ہیں۔ سدا بہار چوڑے پتوں والے درخت جیسے برگد اور چیسٹ نٹ (Chest nut) چھائے رہتے ہیں۔ 1500 سے 3000 میٹر کی بلندی کے درمیان معتدل خطے کے جنگلات ہیں جن میں صنوبر درخت جیسے پائن، دیودار، ایک قسم کا سرو (سلور فر) وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ ہمالیہ کی جنوبی ڈھلان میں اس قسم ڈھکی ہوئی ہیں۔ جنوبی اور شمال مشرقی ہندوستان کے یہ ایسے علاقے ہیں جو سطح سمندر سے کافی بلندی پر واقع ہیں۔ زیادہ بلند جگہوں پر معتدل خطے کی گھاس کے میدان عام ہیں عام طور پر سطح سمندر سے 3600 میٹر سے زیادہ اونچے مقامات پر معتدل خطے کے جنگلات اور گھاس کے میدانوں کی جگہ الپی یا پہاڑی نباتات لے لیتی ہے۔ سرو، ادرج (Juniper) صنوبر اور برچ (پتلی شاخوں اور چکنے تنے والا ایک درخت) ان جنگلات کے عام درخت ہیں۔ تاہم برفیلے علاقے تک پہنچتے پہنچتے ان کے قد میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ اور بالآخر جھاڑیوں اور جھاڑ جھنکار میں سے ہوتے ہوئے یہ درخت

© NCERT not to be republished

آلپی یا پہاڑی گھاس کے میدان میں مل جاتے ہیں خانہ بدوش قبائل جیسے گوجر اور بکروالی وسیع پیمانے پر ان کا استعمال چراگاہوں کے طور پر کرتے ہیں۔اور زیادہ بلندیوں پر کائی اور کائی نما نباتات ٹنڈرا نباتات کا حصہ بن جاتی ہیں۔

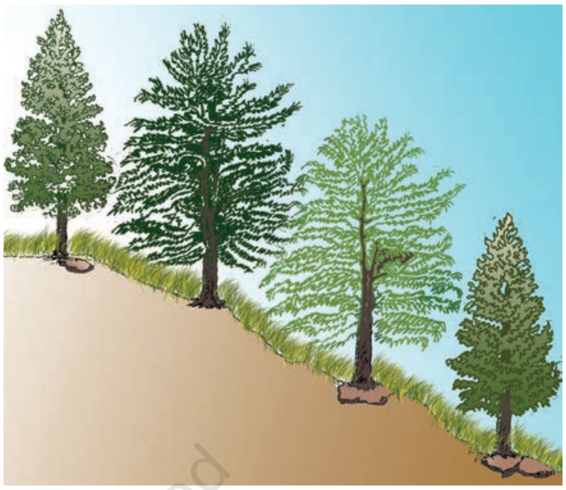

شکل 5.6: پہاڑی جنگلات

ان جنگلات میں عام طور پر پائے جانے والے جانور کشمیری بارہ سنگھا، چتیل، جنگلی بھیڑ اور خاص قسم کا خرگوش، تبتّی ہرن، یاک، برفانی علاقے کا چیتا، گلہری، روئیں دار سینگوں والی جنگلی بکری، ریچھ، اور عُنقا لال پانڈا اور گھنے بالوں والی بھیڑ اور بکریاں ہیں۔

چمرنگ جنگلات یا مینگر و جنگلات

یہ سمندری سیلاب کے جنگلات ان ساحلی علاقوں میں پائے جاتے ہیں جو اونچی سمندری لہروں کی طغیانی سے متاثر ہیں۔ایسے ساحلوں پر کیچڑ اور ریت جمع ہو جاتے ہیں۔گھنے مینگر و عام قسمیں ہیں جن کی جڑیں پانی میں ڈوبی ہوتی ہیں۔گنگا اور مہاندی کے ڈیلٹا یا دہانے اس قسم کی نباتات سے خوب ڈھکے ہوئے ہیں گنگا، برہم پتر ڈیلٹا میں سمندری نام کا درخت پایا جاتا ہے جس سے ایک سخت اور پائیدار لکڑی حاصل ہوتی ہے۔کھجور، تاڑ، ناریل، کیوڑہ اور اگر، بھی ڈیلٹا کے کچھ حصوں میں اگتے ہیں۔

بنگال کا شاہی شیر ان جنگلات کے مشہور جانوروں میں سے ہے۔ کچھوے، مگرمچھ، گھڑیال اور سانپ بھی ان جنگلوں میں پائے جاتے ہیں۔

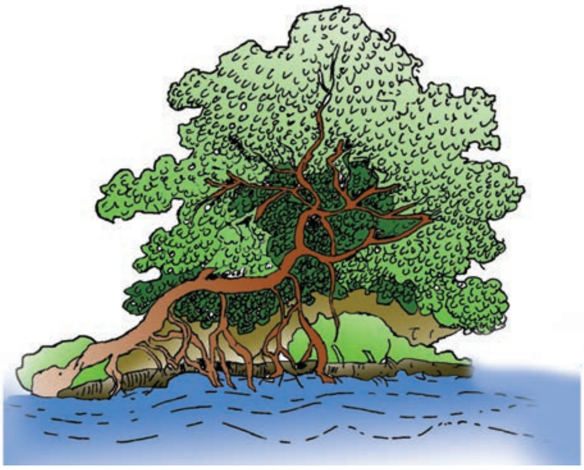

شکل 5.7: مینگر و جنگلات

آیئے بحث کریں: اگر پودے اور جانور زمین سے غائب ہو جائیں تو کیا ہوگا؟ کیا ایسی صورت میں انسان زندہ رہ سکتے ہیں؟ حیاتیاتی تنوع کیوں ضروری ہے؟ اور اسے محفوظ رکھنا کیوں ضروری ہے؟

جنگلاتی جاندار

ہندوستان اپنی نباتات کی طرح جمادات اور حیوانات کے معاملے میں بھی مالا مال ہے۔ یہاں 89000 سے زیادہ قسموں کے جانور ہیں۔ ملک میں 1200 سے زیادہ پرندوں کی قسمیں ہیں اور دنیا کے کل پرندوں کی تعداد کا 13 فی صد ہیں۔اسی طرح ہمارے دیس میں 2500 مختلف قسم کی مچھلیاں بھی پائی جاتی ہیں جو دنیا کے کل ذخیرے کا 12 فی صد ہے۔ یہاں دنیا کے 5 سے 8 فی صدی جل تھلی، رینگنے والے جانور اور دودھ پلانے والے جانور ہیں۔

دودھ پلانے والے جانوروں میں سب سے شاندار جانور ہاتھی ہے، اور یہ آسام کے گرم و تر جنگلوں اور کیرلا اور کرناٹک میں پایا جاتا ہے۔دوسرا اہم جانور ایک سینگ والا گینڈا ہے جو آسام اور مغربی بنگال کے دلدلی اور کیچڑ والے علاقے میں پایا جاتا ہے۔ کچھ کے رن اور تھار کے ریگستان کے خشک علاقے علی الترتیب جنگلی گدھے اور اونٹ کا مسکن ہیں۔نیل گائے (نیلا سانڈ) جنگلی بھینسا، چوسنگھا ہرن، غزال اور ہرن کی مختلف قسمیں ہندوستان میں پائے جانے والے جانور ہیں۔ ہندوستان میں بندروں کی بھی کئی قسمیں پائی جاتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

دواؤں میں کام آنے والے پودے

ہندوستان اپنے مسالوں اور جڑی بوٹیوں کے لیے قدیم زمانے سے مشہور رہا ہے۔ آیورویدمیں تقریباً 2000 پودوں کا ذکر ہے جن میں سے کم از کم 500 باقاعدہ طور پر استعمال میں آتے ہیں۔ عالمی تحفظاتی یونین کی سرخ فہرست میں 352 طبی پودوں کے نام موجود ہیں جن میں سے 52 کو زبردست خطرہ لاحق ہے اور 49 خطرے میں آ چکے ہیں۔ ہندوستان میں عام طور پر استعمال میں آنے والے پودے درج ذیل ہیں:

سرب گندھا : اسے بلڈ پریشر کے علاج میں استعمال کیا جاتا ہے اور یہ صرف ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔

جامن : پکے ہوئے اس پھل کو سرکہ تیار کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے یہ دافع ریاح اور پیشاب لانے والا پھل ہے اور ہاضمے کی تاثیر بھی رکھتا ہے۔ اس کے بیج کے صفوف کو ذیابیطیں کو قابو میں رکھنے کے لیے کھایا جاتا ہے۔

ارجن : اس کی پتیوں کا تازہ عرق کان کے درد کا علاج ہے۔ اسے بلڈ پریشر کو ٹھیک کرنے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

ببول : اس کی پتیاں آنکھوں کے زخموں کے علاج کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔

نیم : اس میں جراثیم کش اور اینٹی بایوٹک خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

تُلسی : کھانسی اور نزلہ زکام کے علاج میں استعمال ہوتی ہے۔

کچنار : پھوڑے پھنسیوں اور زخموں اور اس کے علاوہ دمہ کے علاج میں استعمال کی جاتی ہے۔ اس کی کلیاں اور جڑیں ہاضمہ کی گڑبڑ میں مفید ہیں۔

آپ اپنے علاقہ میں دواؤں میں کام آنے والے کچھ اور پودوں کی اور مقامی لوگ کچھ بیماریوں کے علاج میں کن پودوں کو دوا کے طور پر استعمال کرتے ہیں شناخت کیجیے۔

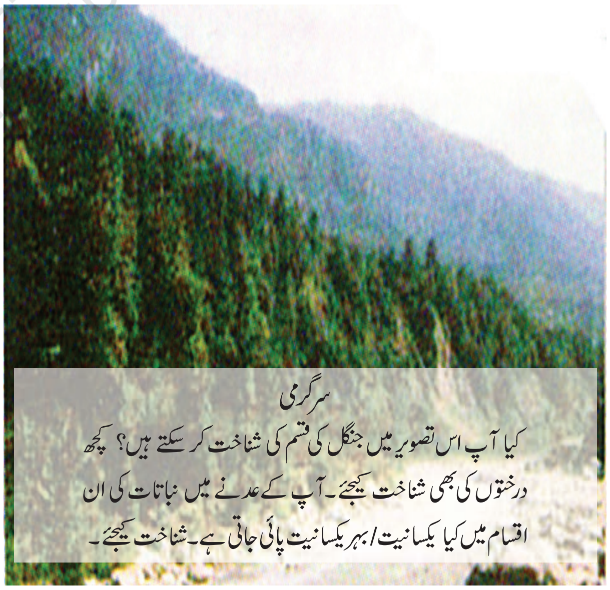

سرگرمی

کیا آپ اس تصویر میں جنگل کی قسم کی شناخت کر سکتے ہیں؟ کچھ درختوں کی بھی شناخت کیجیے۔ آپ کے عدنے میں نباتات کی ان اقسام میں کیا یکسانیت/ بہر یکسانیت پائی جاتی ہے۔ شناخت کیجیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ ہندوستان میں جنگلاتی جانداروں کی حفاظت کا قانون 1972 میں نافذ کیا گیا تھا۔

ہندوستان وہ واحد ملک ہے جہاں شیر، ببر شیر (باگھ) دونوں پائے جاتے ہیں۔ ہندوستانی شیر کا مسکن گجرات کا گیر جنگل ہے، ٹائیگر یعنی شیر یا باگھ مدھیہ پردیش کے جنگلات، مغربی بنگال کے سندر بن اور ہمالیہ کے خطے میں پایا جاتا ہے۔ چیتا بھی بلّی ذات کا ایک جانور ہے۔ شکاری جانوروں میں یہ ایک اہم جاندار ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ایشیائی شیر ببر کا ابھی تک بچا ہوا آخری مسکن گیر کا جنگل ہے۔

ہمالیہ کے علاقے میں مختلف قسم کے سخت جان جانور موجود ہیں جو حد درجہ سردی میں بھی زندہ رہ سکتے ہیں۔ لداخ کے جما دینے والے بلند مقامات یاک، روئیں دار سینگوں والی جنگلی لومڑی، ایک ٹن وزنی جنگلی بیل، تبتّی ہرن، بھرل (نیلی بھیڑ)، جنگلی بھیڑ اور کیانگ (تبتّی جنگلی گدھا) کا مسکن ہیں۔

© NCERT not to be republished

ان کے علاوہ ایک کمیاب جنگلی بکری، ریچھ، برفیلے علاقہ کا چیتا اور بہت کم یاب لال پانڈھ بھی ہمالیہ کے کچھ محدود مقامات ہیں پائے جاتے ہیں۔ دریاؤں، جھیلوں، اور ساحلی علاقوں میں کچھوے، مگرمچھ اور گھڑیال پائے جاتے ہیں۔ گھڑیال دنیا میں پایا جانے والا مگرمچھ کی ذات کا واحد نمائندہ ہے۔ ہندوستان رنگ برنگے پرندوں کا گھر ہے۔ مور، بطخ، سارس، تیتر، کبوتر، بٹیرا ایسے پرندے ہیں جو ملک کے آبی علاقوں میں رہتے ہیں۔

ہم نے اپنی فصلوں کا انتخاب ایک متنوع حیاتیاتی ماحول سے کیا ہے، یعنی کھائے جانے والے یا غذائی پودوں کے ذخیرے سے۔ ہم نے بہت سے دوائیں کام آنے والے پودوں پر تجربہ کرکے انھیں منتخب کیا ہے۔ قدرت کے عطا کردہ بڑے بڑے ذخیرے سے ہم نے ایسے جانوروں کو چنا ہے جو دودھ دیتے ہیں۔ وہ ہمیں نقل وحمل اور بار برداری کی توانائی اور گوشت اور انڈے مہیا کرتے ہیں۔ مچھلیاں ہمیں قوت بخش غذا بہم پہنچاتی ہیں۔ ہمارے ملک میں پائے جانے والے بہت سے کیڑے مکوڑے فصلوں اور پھل دینے والے زیرگی (pollination) میں مددگار اور ضرر رساں کیڑوں پر حیاتیاتی لگام کا کام بھی کرتے ہیں۔ ماحولیاتی نظام میں ہر قسم کے جاندار اپنا کردار ادا کررہے ہیں۔ اس لیے ان کا تحفظ ضروری ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے پودوں، درختوں، اور جانوروں کے وسائل کا انسان کی طرف سے حد درجہ استحصال کیا گیا ہے اور یہ سلسلہ یونہی جاری ہے جس سے ہمارے مالوحیاتی نظام گڑبڑ ہوگیا ہے۔ پودوں کی تقریباً 1300 قسموں کو خطرہ درپیش ہے اور 20 تو نا پید ہو چکی ہیں۔ جانوروں کی کئی اقسام کو خطرہ لاحق ہے اور کچھ ناپید بھی ہو چکے۔

قدرتی نظام کو درپیش اس بڑے خطرے کی اہم وجہ لالچی شکاریوں کا تجارتی مقاصد کے لیے جانوروں کا شکار کرتا ہے۔ کیمیائی اور صنعتی فضلہ اور گندگی سے پیدا ہونے والی کثافت، تیزاب کے ذخیرے، غیرملکی نسلوں اور قسموں کی ابتدا، درختوں کو کاشتکاری اور بسنے کے مقصد کے تحت غیر ذمہ دارانہ طریقہ پر کاٹنے کی وجہ سے یہ عدم توازن پیدا ہوا ہے۔

ملک کے نباتات اور حیوانات کے تحفظ کے مقصد سے حکومت نے بہت سے اقدامات کئے ہیں۔

(i) نباتات اور حیوانات کی حفاظت کے لیے ملک میں اٹھارہ حیاتیاتی پناہ گاہیں قائم کی گئی ہیں۔ ان میں سے دس ہیں: سندربن، نندادیوی، منارکی کھاڑی، نیل گری نوکاریک، عظیم نیکوبار، مانس، سملی پال، پچمڑھی اور اچانک مار۔ امرکانا ٹک ان سب کو عالمی حیاتیاتی پناہ گاہوں یا محفوظ مقامات میں شامل کیا گیا ہے۔

چودہ حیاتیاتی محفوظ پناہ گاہیں	
• سندربن	• ڈبروسائیکھوا
• منارکی کھاڑی	• اگستھی امالائی
• نیل گری کی پہاڑیاں	• کنچن چنگا
• عظیم نکوربار	• پچمڑھی
• مناس	• اچانک مرسامرکنتک
• سملی پال	• نکریک
• دہانگ۔ڈبانگ	• نندادیوی

(ii) بہت سے نباتاتی باغات کو حکومت کی جانب سے مالی اور تکنیکی امداد 1992 سے دی جارہی ہے۔

- کچھ
- سرد ریگستان
- سیشچلام
- پنّا

(iii) پراجیکٹ ٹائیگر، پراجیکٹ رائینو (RHINO) پراجیکٹ بسٹرڈ (تغدار، ایک عظیم ہندوستانی چڑیا) اور دیگر کئی ماحولیاتی ترقی کے پراجیکٹ شروع کئے گئے ہیں۔

(iv) 89 قومی پارک 49 جنگلاتی جانداروں کی پناہ گاہیں اور چڑیا گھر قدرتی ورثے کی دیکھ بھال کے مقصد سے قائم کئے گئے ہیں۔

ہم سب کو قدرتی ماحولیاتی نظام کی اہمیت کو اپنی ہی بقا کی خاطر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہوسکتا ہے جب قدرتی ماحول کی بلا امتیاز بربادی کا خاتمہ ہوجائے۔

© NCERT not to be republished

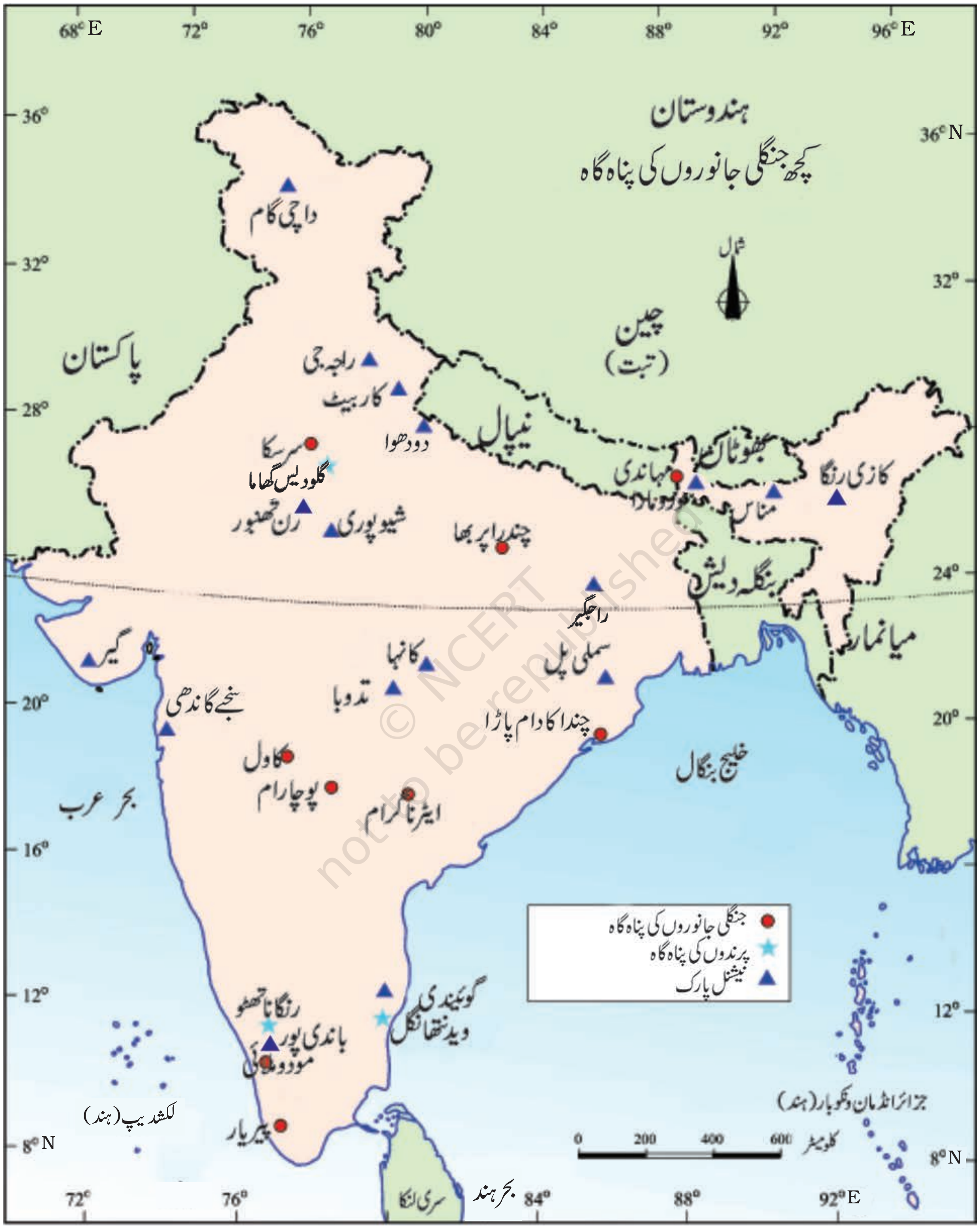

شکل 5.8: جنگلی جانوروں کی محفوظ پناہ گاہیں

Govt on save-vulture task

CHETAN Chauhan
New Delhi, January 30

All not lost: Tigers alive in Kuno

Tigers for Sariska

Gujarat habitat turns gull graveyard

Nod to tiger protection body

HT Correspondent
New Delhi, December 16

Tigers dying, census confirms

22 tigers killed by poachers in past two years, says Tiger Watch. Police say four arrested poachers have confessed to killing nine tigers and a leopard. Officials say the no poaching case reported in the

CBI to probe Ranthambore tiger deaths

Rhino killed for horn

KAZIRANGA NATIONAL Park (KNP) authorities found the carcass of a rare one-horned rhino and an Asiatic water buffalo in two separate ranges of the Park. This follows the poisoning of two Royal Bengal tigers in Orang National Park. Forest guards found a partly decomposed carcass of an adult rhino in a "virtual island-like spot in Burapahar range.

سرگرمی

(i) اوپر دیئے گئے اخباری تراشوں سے یہ پتہ لگائیے کہ ان خبروں میں کون سی تشویش کو اجاگر کیا گیا ہے۔

(ii) اخباروں اور رسالوں سے ان مختلف حیوانات کی نسلوں کے بارے میں مزید معلومات جمع کیجیے جن کو خطرہ درپیش ہے۔

(iii) ان کو بچانے کے لیے حکومت کی طرف سے اٹھائے گئے مختلف اقدامات کے بارے میں معلوم کیجیے۔

(iv) آپ کس طرح ان جانوروں اور پرندوں کی حفاظت کے کام میں حصہ لے سکتے یا کچھ کر سکتے ہیں جو خطرہ میں ہیں؟ بیان کیجیے۔

© NCERT not to be republished

نقل مکانی کرنے والے پرندے

ہندوستان کے کچھ آبی علاقے نقل مکانی کرنے والے پرندوں میں بہت مقبول ہیں۔ موسم سرما میں سائبیریائی سارس جیسے پرندے بڑی تعداد میں یہاں آتے ہیں۔ ان کی پسندیدہ جگہ کچھ کا رن ہے۔ ایک جگہ جہاں ریگستان سمندر سے ملتا ہے، ہزاروں کی تعداد میں خوب صورت گلابی رنگ کے پروں والی چڑیاں فلیمینگو (لم ڈھینگ) آتی ہیں اور وہاں کی نمکین کیچڑ سے اپنے گھونسلوں کے ٹیلے تیار کرتی ہیں اور اپنے ننھے چوزوں کو پالتی ہیں۔ یہ ملک کے بہت سے غیر معمولی نظاروں میں سے ایک ہے۔ کیا یہ ہمارا ایک بیش قیمت قدرتی ورثہ نہیں ہے؟

مشق

1. کئی جوابوں والے معروضی (OBJECTIVE) سوالات

(i) ربر نباتات کی کس قسم میں سے ہے؟

(a) ٹنڈرا (b) ہمالیائی

(c) جوار بھاٹے سے متعلق (d) گرم سدابہار

(ii) سنکونا کے درخت ان علاقوں میں پائے جاتے ہیں جہاں .... بارش ہوتی ہے۔

(a) 100 سینٹی میٹر (b) 70 سینٹی میٹر

(c) 50 سینٹی میٹر (d) 50 سینٹی میٹر سے کم

(iii) سملی پال کا حیاتیاتی محفوظ علاقہ یا ریزروان میں سے کس ریاست میں واقع ہے؟

(a) پنجاب (b) دہلی

(c) اڈیشہ (d) مغربی بنگال

(iv) مندرجہ ذیل میں سے ہندوستان کا کون سا حیاتیاتی محفوظ علاقہ دنیا کے ایسے محفوظ علاقوں میں شامل نہیں ہے؟

(a) مناس (b) منار کی کھاڑی

(c) نیلی گری (d) نندا دیوی

2. مختصر جواب والے سوالات

(i) ہندوستان میں پودوں اور جانوروں کی تقسیم یعنی پھیلاؤ کے لیے کون سے عوامل یا عناصر ذمہ دار ہیں؟

(ii) حیاتیاتی حفاظت گاہ کیا ہوتی ہے؟ اپنے جواب میں دو مثالیں پیش کیجیے؟

(iii) ایسے دو جانوروں کے نام بتایئے جو گرم اور پہاڑی نباتات میں رہتے ہیں۔

3. مندرجہ ذیل میں فرق کیجیے:

(i) نباتات اور حیوانات

(ii) گرم (استوائی خطے) کے سدابہار درخت اور پودے اور پت جھاڑ یا موسمی درخت

4. ہندوستان میں پائی جانے والی نباتات کے نام بتایئے اور بلند مقامات کی نباتات کا بیان کیجیے

5. ہندوستان میں پودوں اور جانوروں کی کئی قسموں کو خطرہ لاحق ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

6. ہندوستان نباتات اور حیوانات کے ورثے میں اتنا مالا مال کیوں ہے؟

© NCERT not to be republished

نقشوں کا ہنر

ہندوستان کے نقشے کے ایک خاکے پر مندرجہ ذیل کی نشان دہی کیجیے اور انھیں دکھائیے:

(*i*) سدابہار جنگلات کے علاقے

(*ii*) خشک اور پت جھاڑ جنگلات

(*iii*) ملک کے شمالی، جنوبی، مشرقی اور مغربی حصوں میں واقع نیشنل پارک۔

عملی کام پروجیکٹ

(*i*) اپنے آس پاس کے کچھ ایسے درخت اور پودے دریافت کیجیے جن کی ادویاتی قدر ہے۔

(*ii*) دس ایسے پیشوں کے نام معلوم کیجیے جن کے لیے خام مال جنگلات اور جنگلاتی حیوانات سے حاصل کیا جاتا ہے۔

(*iii*) ایک ایسا گیت یا پیراگراف تیار کیجیے جس میں جنگلاتی حیوانات کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہو۔

(*iv*) نکّڑ ناٹک کے لیے ایسی کہانی تحریر کیجیے جس میں پودے لگانے کی اہمیت ظاہر کی گئی ہو۔ پھر اس ڈرامے کو اپنے محلے میں دکھائیے۔

(*v*) اپنی یا اپنے گھر والوں میں کسی ایک کی سال گرہ کے موقع پر ایک پودا نصب کیجیے۔ پودوں کی نمو یعنی اس کے بڑھنے کو غور سے دیکھیے اور یہ بھی دیکھیے کہ یہ کس موسم میں زیادہ تیزی سے بڑھتا ہے۔

© NCERT not to be republished